بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعلی یعتاک بدلسا مقاوم

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یومِ شنبہ

فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۱۵ | ۱۵ ماہ نبوت ۱۳۲۶ھش | ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۳

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

341

لاہور ۱۴ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۴ بجے شام کی اطلاع ظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فللہ الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

(از قلمِ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت مولانا مرحوم کی وفات ہمارے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ ایسے متقی۔ نیک۔ لائق۔ مخلص ممبروں کا موجود ہونا جماعت کے واسطے موجب فخر ہے۔ اور ان میں سے کسی کی جدائی ہمارے لئے موجب دکھ اور رنج ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ وفات وحیات مسیح کے جھگڑے میں تو ہمیں ناحق ملانوں نے ڈال دیا۔ ورنہ ہماری بعثت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ ہم ایک ایسی نیک جماعت بنائیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاک تعلق رکھنے والی ہو۔ حضرت مولانا صاحب مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقصد کو پورا کیا۔ اور راہ سلوک کو طے کرنے والوں کے واسطے ان کا وجود ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جب کبھی سفر پر جاتے تو عموماً مقامی امیر اپنے بعد مولانا مرحوم کو ہی مقرر کرتے اور میں نے دیکھا کہ اپنی امارت کے زمانہ میں مرحوم مساکین اور غربا کو اپنی جیب سے بھی امداد کرتے۔ اور کئی لوگ ان کے ذریعہ سے پرورش پاتے۔

مرحوم زبان انگریزی کے بڑے ماہر ہونے کے ساتھ عربی زبان بھی خوب جانتے تھے۔ اور کئی واسطے ترجمہ قرآن شریف کا کام ان کے سپرد تھا اس کام میں ان کے اور معاون بھی تھے۔ جیسا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور مولوی شیخ غلام فرید صاحب مگوچیف آڈیٹر مولانا مرحوم ہی تھے۔ اور چھاپنے کی آخری منظوری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دیکھنے اور اصلاح کرنے سے ہوتی رہی۔

مرحوم طبعاً خاکسار واقع ہوئے تھے حد درجہ کا انکسار آپ کی طبیعت میں تھا۔ چھوٹے بڑے سب کی خدمت کے واسطے ہمیشہ کمربستہ تیار معلوم ہوتے تھے حسن اتفاق سے اس دفعہ قادیان سے لاہور ہم اکٹھے ایک ہی قافلہ میں آئے۔ اور لاہور میں ہم دونوں کے واسطے ایک ہی جگہ احمدیہ ہوسٹل میں قیام کا انتظام ہوا۔ اور اس طرح گزشتہ اڑھائی ماہ اکٹھا رہنے کا موقعہ ہوا۔ جب کبھی مرحوم مجھے دیکھتے۔ کہ میں کوئی چیز لانے کے واسطے بازار جاتا ہوں تو اصرار کرتے۔ کہ آپ نہ جائیں۔ میں لا دیتا ہوں۔ آپ ہر ایک کام لئے تکلف مجھے کہہ دیا کریں تاکہ مجھے ثواب ہو۔

جب میں لاہور فنانشل کمشنر جنرل میں ملازم تھا (۱۸۹۶ تا ۱۹۰۰) تو مرحوم بھیرہ سے انٹرنس پاس کر کے لاہور آئے اور ایف۔ سی۔ کالج میں داخل ہوئے۔ اور اسی بورڈنگ میں رہے تھے۔ یہ بورڈنگ میرے دفتر کے قریب تھا۔ مرحوم روزانہ نماز مغرب اور عصر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے واسطے میرے دفتر میں آجاتے۔ دفتر کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ وہاں ہی ہم روزانہ نمازیں اور جمعہ کی نماز پڑھتے کچھ دفتر کے مسلمان ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے اور نماز باجماعت ہوتی۔ تب سے مرحوم کی میرے ساتھ دوستی اور محبت کا تعلق تھا۔ پھر جب مرحوم نے بی۔ اے پاس کر لیا۔ تو قادیان کے اسکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے تقریباً دو سال میں ان کے ساتھ سیکنڈ ماسٹر رہا۔ لیکن جب قادیان میں کالج بن گیا۔ تو مرحوم کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور عاجز کو سکول کا ہیڈ ماسٹر اور کالج کا منیجر اور ایک مضمون کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ کالج دو سال رہا۔ اور ایک دفعہ طالب علم الیف۔ اے کے امتحان میں بھی بھیجے گئے۔ مگر پھر کالج بند ہونے پر مرحوم ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ اور عاجز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمانے پر اخبار بدر کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ جس کام پر عاجز ۱۹۱۲ء تک رہا۔ اور مرحوم کو ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو کی ایڈیٹری کا کام سپرد ہوا۔

ابتدائی ایام میں جبکہ مرحوم ہنوز لاہور میں طالب علم تھے اور رخصتوں میں کبھی کبھی قادیان آجاتے تھے ایک دفعہ ہم سب قادیان میں تھے۔ احباب کی مجلس میں مرحوم نے فرمایا معلوم نہیں حضرت صاحب مجھے بھی پہچانتے ہیں یا نہیں" اتفاق سے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر سے تشریف لائے۔ تو حافظ حامد علی صاحب نے عرض کی۔ کہ حضور مینے آٹا پسوانے جانا ہے میرے ساتھ کوئی آدمی جائے۔ حضور نے مولوی شیر علی صاحب کا بازو پکڑ کر حافظ حامد علی صاحب کو کہا۔ میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ۔ اس پر مرحوم بہت خوش ہوئے کہ حضرت صاحب مجھے بھی پہچانتے ہیں اور میرا نام بھی جانتے ہیں۔

مرحوم تہجد کی نماز باقاعدہ پڑھتے اور صبح اشراق کی نماز عموماً مسجد مبارک میں پڑھتے ہوئے دیکھے جاتے۔ اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کرنے اور کرانے کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اور اسی ضمن میں مجھے بھی جب ملتے کسی نہ کسی بچے کے واسطے خصوصیت سے دعا کے لئے تاکید کرتے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند درجات دے۔ اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور مرحوم کی اولاد پر اس کے بڑے بڑے فضل اور رحمتیں ہوں۔ آمین ثم آمین

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال

لاہور ۱۴ ماہ نبوت۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت پاکباز بے نفس اور فرشتہ خصلت بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔ اے کل مورخہ ۱۳ نومبر بروز جمعرات پونے تین بجے دوپہر ہسپتال میں بعمر قریباً ۶۰ سال اس عالم فانی سے رحلت فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو ایک عرصہ سے بند بند پیشاب کی شکایت تھی۔ اسی سلسلے میں آپکا اپریشن کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی بخار رہتے اور پیچش کی تکلیف شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی نگرانی میں ہر ممکن طبی مدد مہیا فرمائی

حضرت مولوی صاحب کو احمدیہ ہوسٹل میں آپ کی وصیت کے مطابق جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بامداد محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ حکیم عبد اللطیف صاحب شہید۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور میر عبد المنان صاحب آف کشمیر غسل دیا۔ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح آپکا جنازہ ارتن باغ میں لایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک بڑے مجمع کے ہمراہ نماز جنازہ ادا کی اور لمبی دعا فرمائی

پانچ بجے شام آپ کو اعاظم میاں محمد سلطان واقع میانی مزنگ میں امانتاً دفن کیا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبر پر مٹی ڈالی اور دعا کی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید۔ بی ایل نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور ۱۵ر نومبر ۱۹۴۷ء

سپریم کمانڈ کا خاتمہ

اخبارات میں یہ اعلان ہوا ہے کہ ۳۰ نومبر سے سپریم کمانڈ کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ سپریم کمانڈ کے خاتمہ کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان یونین سپریم کمانڈر کے ساتھ تعاون نہیں کرتی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جبکہ ہندوستان یونین سپریم کمانڈ کے ختم کر دینے پر راضی ہے (پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے سپریم کمانڈ کے ختم کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے۔ مسلمان اخبارات میں سے بعض نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کہ سپریم کمانڈ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ سپریم کمانڈ کے ختم کرنے کی رپورٹیں دیر سے آ رہی ہیں۔ اکتوبر کے شروع میں یہ افواہ پھیل گئی تھی۔ کہ سپریم کمانڈ کو اکتوبر کے آخر میں ختم کر دیا جائے گا۔ اس وقت ہم نے اپنے نمائندوں کے ذریعہ سے اس خبر کی تصدیق کرنی چاہی تو ہمیں بتایا گیا کہ سپریم کمانڈ کے خاتمہ پر ہندوستان یونین اور پاکستان دونوں متفق ہیں۔ ہم نے ذمہ دار افسروں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ یہ قدم غلط ہے افسروں اور سامان کے تقسیم کرنے کے بغیر ملک کے تقسیم کرنے سے جو دھکا پہنچا ہے۔ وہی بات سپریم کمانڈ کے ختم کرنے پر پیدا ہو جائے گی۔ جو کچھ مشرقی پنجاب میں ہوا۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہی تھی۔ کہ پاکستان ہندوستان کے سامان اور سپاہیوں کے تقسیم کرنے سے پہلے ہی دونوں حکومتیں آزاد ہو گئیں۔ پاکستان کا سپاہی ہندوستان میں تھا۔ اس کا سامان بھی ہندوستان میں تھا۔ اس لئے سکھ خوب سمجھتا تھا کہ میں جتنا بھی خون خرابہ کر دونگا۔ اس کو روکنے والا کوئی نہیں باؤنڈری فورس کا خاتمہ بھی اس کا بہت کچھ ذمہ دار تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ باؤنڈری فورس چونکہ لارڈ مونٹ بیٹن کے ماتحت رکھی گئی تھی۔ اس لئے اس نے بہت کچھ ہندوستان یونین کی رعایت کی۔ لیکن پھر بھی وجہ اس کے کہ اس میں مسلمان فوج بھی کچھ نہ کچھ موجود تھی۔ اس کے ہوتے ہوئے اتنا ظلم نہیں ہو سکتا۔ جتنا کہ اسکے بعد ہوا۔ باؤنڈری فورس کے ختم ہوتے ہی تباہی پر تباہی آنی شروع ہو گئی۔ ہم حیران تھے۔ کہ باؤنڈری فورس کو امن کے قیام سے پہلے ختم کیوں کیا گیا ہے۔ حالانکہ حالات کا اصل حل یہ نہیں تھا۔ کہ باؤنڈری فورس کو ختم کیا جائے بلکہ اصل حل یہ تھا کہ باؤنڈری فورس گورنر جنرل ہندوستان اور گورنر جنرل پاکستان دونوں کے ماتحت ہو۔ تیسرے ممبر اس میں سپریم کمانڈر شامل کر لئے جاتے۔ یا اگر دونوں گورنر جنرل اس قدر وقت نہ دے سکتے۔ تو دونوں گورنر جنرلوں کے نمائندے سپریم کمانڈر کے ساتھ ملکر اس فورس کا انتظام کرتے۔ اور یہ فورس اس وقت تک نہ ہٹائی جاتی۔ جب تک کہ دونوں ملکوں کے پناہ گزین اپنی اپنی جگہوں پر نہ پہنچ جاتے۔ اگر ایسا کیا جاتا۔ تو ہمارا خیال ہے کہ نہ اتنی خونریزی ہوتی۔ اور نہ اتنا علاقہ خالی ہوتا ایسی صورت میں ہمارے نزدیک کچھ نہ کچھ مسلمان مشرقی پنجاب میں بیٹھے رہتے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد لوگوں کے جوش ٹھنڈے ہو جانے کی وجہ سے وہ مستقل طور پر وہاں بیٹھ سکتے تھے۔ باؤنڈری فورس کا خاتمہ ایسی جلدی سے ہوا کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں میں سے اکثر باوجود اس کے کہ دو دن پہلے وہ اپنے شہر میں بیٹھے رہنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ اس دہشت کی وجہ سے کہ باؤنڈری فورس ختم ہو گئی۔ اب خبر نہیں کیا ہوگا۔ دو دن کے اندر اندر شہروں سے نکل کر کیمپوں میں چلے گئے۔ جتنی دہشت باؤنڈری فورس کے ختم ہونے سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی ہے۔ اور کسی بات سے اتنی دہشت پیدا نہیں ہوئی۔ سوائے گورداسپور کے جس کا فیصلہ یکدم ہوا۔ باقی لوگ پہلے سے جانتے تھے۔ کہ ہم مشرقی پنجاب میں آ چکے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ کچھ عرصہ تک باؤنڈری فورس کی وجہ سے ایک قسم کی حفاظت ان کو حاصل رہے گی۔ لیکن یہ اعلان ہوتے ہی کہ دو دن کے اندر باؤنڈری فورس ختم ہو جائے گی۔ ان کے سوچنے کی قوت بالکل ماری گئی۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب ہمارے لئے قیامت آگئی اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کچھ تو یوں بھی تباہی آنی تھی۔ رہی سہی کسر باؤنڈری فورس کے اتنی جلدی ٹوٹنے نے نکال دی۔ اگر باؤنڈری فورس کی اصلاح کی جاتی۔ مسلمان فوج کی نسبت بڑھاتے پر اصرار کیا جاتا۔ اور اس کی نگرانی لارڈ مونٹ بیٹن کی بجائے دونوں گورنر جنرل یا ان کے نمائندوں اور سپریم کمانڈر کے سپرد کی جاتی تو یہ خونریزی جو اب ہوئی ہے۔ ہمارے خیال میں اس سے بہت کم ہوتی۔ یقیناً خونریزی باؤنڈری فورس کی موجودگی میں بھی ہوتی۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ خونریزی بہرحال ہونی تھی۔ اور ہوئی۔ مگر سوال صرف اس بات کا ہے کہ تیس اور اکتیس اگست کو جو دہشت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں میں پیدا ہوئی۔ وہ باؤنڈری فورس کے توڑنے کا خالص نتیجہ تھا۔ اور اس نے اس تمام مقاومت کی کمر توڑ دی۔ جو بعض جگہ کے مسلمان پیش کرنے کے لئے تیار تھے

سپریم کمانڈ کے توڑنے میں بھی یہی خطرات ہیں۔ پاکستان کی فوج کا بہت سا حصہ تو ادھر آ چکا ہے۔ لیکن پاکستان کا بہت سا سامان ابھی ہندوستان میں پڑا ہے بعض غیر ضروری سامان ایسا بھی ہے جو پاکستان کے پاس زیادہ ہے اور ہندوستان میں کم ہے لیکن ضروری سامان زیادہ تر ہندوستان یونین میں پڑا ہے۔ پاکستان کے گولہ بارود کا حصہ پچھتر ہزار ٹن یعنی قریباً ۱۱ لاکھ من اب تک ہندوستان یونین میں ہے۔ اور توپ خانے کا بہت سا سامان اور ہوائی جہازوں کا بہت سا سامان اور بحری فوج کا بہت سا سامان ابھی ہندوستان یونین کے پاس ہے۔ اس سامان کے بغیر پاکستان کی حفاظت کی کوئی کوشش نہیں کی جا سکتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سپریم کمانڈ نے پورے انصاف سے کام نہیں لیا۔ اور جس سرعت سے پاکستان کو سامان مہیا ہونا چاہیئے یا اس سرعت سے پاکستان کو سامان مہیا نہیں کیا اور جس نسبت سے پاکستان سے سامان نکلنا چاہیئے تھا اس نسبت سے زیادہ تیزی کے ساتھ پاکستان سے سامان نکالا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ نسبت قائم رکھی گئی ہے اگر سپریم کمانڈ ختم ہو گئی تو پاکستان کے سامان کا بھجوانا کلی طور پر ہندوستان یونین کے ہاتھ میں ہوگا۔ کیا کوئی سمجھدار انسان کہہ سکتا ہے کہ جنرل آخنلک پاکستان کے جس سامان کو ہندوستان یونین سے پاکستان کی طرف نہیں بھجوا سکتا۔ اس کو سردار بلدیو سنگھ بھجوا دینگے۔ یہ اتنی غلط بات ہے جس کو ہر چھوٹی سے چھوٹی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان گورنمنٹ جو پہلے خود سپریم کمانڈ کے توڑنے کی تائید میں تھی اب اس وقت تک اس کمانڈ کے توڑنے کی تائید میں نہیں۔ جب تک کہ پاکستان کا سامان پاکستان کو نہ مل جائے۔ اور یہ فیصلہ پاکستان گورنمنٹ کا بالکل عقل کے مطابق ہے۔ اور ہمارے نزدیک پاکستان گورنمنٹ کو اصرار کرنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہی سمجھوتہ سے ایک تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ تو ہم اس وقت تک سپریم کمانڈ کو توڑنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر ہندوستان یونین اس سے پہلے سپریم کمانڈ کو توڑنا چاہتی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ جلدی سے ہمارا سامان ہمارے حوالے کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی۔ تو وہ خود سپریم کمانڈ کو قائم رکھنے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ آخر ہندوستان یونین اکیلے تو کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ پاکستان گورنمنٹ کو برٹش گورنمنٹ پر تو زور دینا چاہیئے۔ کہ اگر ہم سپریم کمانڈ کو ہمارے سامان کے ملنے سے پہلے ختم کرتے ہو۔ تو تم نہ صرف ایک معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہو۔ بلکہ ان خطرناک نتائج کے پیدا کرنے کے بھی ذمہ دار ہو۔ جو سپریم کمانڈ کے خاتمہ کے نتیجہ میں پیدا ہوں گے۔ اگر تم اس کو ختم کرنا چاہتے ہو۔ تو ہمارا حصہ جو ہندوستان یونین سے ہمیں ملنے والا ہے ہمیں سے فوراً دلواؤ یا اپنے پاس سے دو۔ آخر برطانوی گورنمنٹ کے وعدہ کی کوئی تو قیمت ہونی چاہیئے اگر وہ اتنی ہی نامرد ہو چکی ہے۔ اور اتنی ہی بے بس ہو چکی ہے۔ تو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں اس نے دخل ہی کیوں دیا۔ جب ہندوستان یونین کے ظلموں پر پاکستان شکایت کرتا ہے۔ تو برطانوی گورنمنٹ اور برطانوی ڈومینین اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ یہ تمہارا اندرونی معاملہ ہے۔ اور جب ایک ایسا معاہدہ جو ہندوستان اور پاکستان اور برطانیہ کے مشورہ سے ہوا تھا۔ اسے توڑا جاتا ہے۔ تو برطانوی گورنمنٹ یہ کہدیتی ہے کہ چونکہ ہندوستان نہیں مانتا۔ اس لئے ہم سپریم کمانڈ کو ختم کرتے ہیں۔ کیا برطانوی گورنمنٹ کی سیاست آئندہ اس نقطہ پر پرکھا لے گی

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں۔ کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ یا ایف ایس سی اور بی ایس سی میں داخل کرائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔ خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلسمات ہے۔ جو اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کرنے والوں سے اب تک نہیں ٹوٹ سکا۔ کیا اقبال نے جو کہا تھا کہ ؎

آنجہ کو تباہ اول تقدیر احم کیا ہے
شمشیر سناں اول طاؤس و رباب آخر

غلط ہے یا کیا یہ پاکستان کا اول ہے یا آخر؟

لیکن ہم عرض کریں گے کہ اس طوطی خانے میں نقارے کی کھیدی اور بے رنگ و کیف آواز کون سنتا ہے؟

ٹھمری ٹپہ اور غزل پر اہل محفل کان دئے ہیں
نادر اس فریاد سے حاصل جسکو سنتا کوئی نہیں

شکریہ

میرے لڑکے عزیز پیر سلطان عالم (نائب ناظر ضیافت) کی قادیان میں شہادت پر متعدد اصحاب نے بذریعہ خطوط وغیرہ اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ میں فرداً فرداً ہر ایک دوست کو جواب دینے سے قاصر ہوں۔

تمام احباب کا میں بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ تمام دوست مرحوم کی بلندیٔ درجات کے واسطے دعا فرماویں۔ پیر شبیر عالم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گورنمنٹ۔ ضلع گجرات (پاکستان)

گم شدہ سامان

مندرجہ ذیل اشیاء اگر کسی دوست کو ملی ہوں تو وہ مجھے پہنچا دیں یا مرکزی دفتر میں جمع کرا دیں برتنوں کی بوری جس پر ڈھیرہ دون، بابو فقیر علی معرفت مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور لکھا ہوا تھا

(۲) ایک گٹھڑی جسے قیمتی ریشمی کپڑے شال وغیرہ۔ گٹھڑی پر ایڈریس سکینہ النساء بنت حکیم غلام نبی اور بابو بشیر احمد صاحب ارف ڈھیرہ دون لکھا ہوا تھا۔

(۳) ایک ٹرنک مقفل جس میں ضروری کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ قرآن کریم تفسیر کبیر تین جلدیں ترمذی شریف تھیں۔

خاکسار بابو ظفیر علی قادیانی مہاجر معرفت بابو بشیر احمد صاحب سکوٹی پٹرول وغیرہ ایجنٹ جھنگ مگھیانہ

(۴) خاکسار کی کپڑے سینے کی مشین لاہور اتر نے پر غائب ہو گئی۔ مشین لیف تھی۔ اگر کسی احمدی بھائی یا بہن کو اس مشین کا علم ہو تو مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ خاکسار خدا بخش احمدی برکات محلہ اسلام پور۔ جڑانوالہ ضلع لائلپور

خیریت مطلوب ہے

(۱) مجھے مندرجہ ذیل احباب کی خیریت مطلوب ہے وہ جہاں کہیں ہوں اپنی خیریت سے مطلع فرماویں

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار بجوپورہ ڈاکخانہ ضلع سہارنپور یوپی

(۲) برادرم محمد حنیف صاحب گھڑی ساز محلہ شاہ بہلول ثانی سہارنپور شہر یوپی

(۳) عزیزم مولوی عنایت اللہ صاحب دیباتی مبلغ ساندھن ضلع آگرہ یوپی

خاکسار:۔ مرزا محمد حسین احمدی مبلغ فتح پور۔ براستہ جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات

(۲) قصبہ اور ضلع جالندھر تحصیل نواں شہر میں عرصہ کے بعد سے ہمارے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد لاپتہ ہیں۔

جوگت بی بی۔ محمودہ بی بی۔ حسین بی بی بنت فیروز دس عبدالرحیم صاحب اگر کہیں ہوں یا کسی صاحب کو ملیں تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ احمدیہ کیمپ رتن باغ جودھامل بلڈنگ لاہور۔ محمد اسمٰعیل احمدی اوڈ

(۳) مندرجہ ذیل کی خیریت مطلوب ہے

(۱) منشی امیر الدین برادر نصیر الدین ساکن ماجری سیالبہ۔ تحصیل کھڑڑ مدرس وی پی ہائی سکول کوہ کالکھا

(۲) والدہ منشی وزیر الدین

(۳) منشی عبدالغنی خاں ہیڈ ماسٹر سکول ہیرلی تحصیل کھڑڑ ضلع انبالہ۔

(۴) منشی اللہ دتا ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سنگھڑ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ و منشی رحیم بخش مدرس سیالبہ برادر منشی اللہ دتا

(۵) منشی خورشید علیخان ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مسیل تحصیل جگادھری ضلع انبالہ

(۶) منشی رحمت اللہ سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول تحصیل جگادھری ضلع انبالہ

(۷) منشی خلیل الرحمٰن ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ظفرآباد تحصیل کھڑڑ ضلع انبالہ

خاکسار:۔ منشی وزیر الدین ہیڈ ماسٹر سکول بھارہ کیٹو ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ بھارہ کیو۔ (پاکستان)

(۴) مجھے ان اصحاب کی خیریت مطلوب ہے

(۱) خواجہ معین الدین ارزقاوی محمد امین صاحب محلہ دار الشفتے قادیان (۲) محمد اسلم صاحب ہائیڈ تعلیم الاسلام کالج قادیان (۳) سید محمد سعید صاحب اف الحکم دارالظہر کات قادیان خاکسار خواجہ شمس الدین مبلغ

(۴) مجھے مندرجہ ذیل احباب کی خیریت مطلوب ہے

والد صاحب منشی رحمت اللہ صاحب سوزی والدہ صاحبہ بشیر جان حسرو بی بی حسن صاحب قادیان محلہ دارالانوار بعد اہل و عیال و اصحی چاہیں ہوں اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ مبارکہ بیگم معرفت میاں

ضرورت

ایک فرم میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی تصدیق کے بعد فوراً دفتر نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھجوا دیں۔ تنخواہ لیاقت کے مطابق دی جائے گی۔ صرف ایسے احباب جو تین سال کا معاہدہ کریں درخواست کریں۔

	تنخواہ گریڈ
(۱) فرسٹ کلاس ریڈیو مکینک ایک	۱۵۰ - ۵ - ۱۰۰
(۲) فرسٹ کلاس الیکٹرک ورائنڈر ایک	۱۵۰ - ۵ - ۱۰۰
(۳) اکونٹنٹ جو ٹائپ بھی جانتا ہو	۱۰۰ - ۳ - ۶۰

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خادم احمدیہ کا عہد

میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال۔ اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ انشاء اللہ

خدام الاحمدیہ کا عمل

یہ ہے کہ ستمبر اور اکتوبر ۱۹۴۷ء دو ماہ میں صرف چار روپے چندہ خدام الاحمدیہ آیا ہے۔

مہتمم مال۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور

برکت علی صاحب لائی امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

کے متعلق اطلاع

مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ کے خاندان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مولوی صاحب لدھیانہ ڈسٹرکٹ جیل میں بخیریت ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد رہا ہونے کے بعد لاہور آجائیں گے۔ اگر کوئی صاحب ان کے متعلق تفصیلاً پوچھنا چاہیں۔ تو مجھ کو خط لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔ مولوی صاحب کی طرف سے سب دوستوں اور حضرت صاحب کو سلام علیکم

فضل محمد لدھیانوی مکان ۹/۳۹۱ محلہ موہن پورہ راولپنڈی

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار پاکستان آرمی کے ریگولر کمیشن کے پہلے انٹرویو میں کامیاب ہو گیا ہے عاجز انہ درخواست ہے کہ میرے لئے فائنل انٹرویو میں بھی کامیابی کے لئے دعا کیجئے

خاکسار اعجاز احمد (اسلامیہ کالج لاہور)

(۲) مولوی محمد احمد صاحب جلیل ایک ہفتہ لبار ضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

دعائے مغفرت میرے والد میاں

قطب الدین صاحب نمبردار ۱۱ نور تقریباً بعمر ۹۵ سال چند دن بیمار رہ کر مقام چوہدری کاز منڈیالہ ضلع شیخوپورہ میں مورخہ ۱۲ کو وفات پا گئے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری

بعدالت چوہدری عزیز احمد بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی سی۔ ایس سب جج بہادر سرگودہا

دعوے دخلیابی محمد حیات بنام محمد بخش وغیرہ

دعوے دخلیابی بنام (۱) محمد بخش ولد اللہ بخش قوم شیخ اوان

(۲) شیر محمد ولد محمد (۳) ولی ولد قادر بخش قوم کھوکھر (۴) محمد یوسف (۵) حیات محمد (۶) دوست محمد (۷) خوشی محمد (۸) شیر محمد پسران رکن دین اقوم شیخ آوان (۹) دوسی کرن (۱۰) پوں کی (۱۱) اور (۱۲) کالا پسران کچت (۱۳) سورنج بھان (۱۴) رجندر ناتھ (۱۵) سوہن کالا پسران کندن لعل اقوام دھوبہ کما رسکنائے شاہ پور۔ (۱۶) جنڈ بخش (۱۷) عالم دین (۱۸) مولا بخش پسران محمد آمین اقوم شیخ آوان سکنائے لندی (۱۹) فضل دین۔ (۲۰) عبدالحکیم۔ (۲۱) محمد آمین پسران اللہ جوایا اقوم خوجہ سکنائے جھاڑاں (۲۲) رام آسرا (۲۳) لچھمی (۲۴) رام لعل پسران صاحب دتال قوم اروڑہ گلائی سکنائے کوٹ کیموں تحصیل شاہ پور۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مستغیثان۔ دعا علیہم مذکور تحصیل ہمن سے دیرہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا قائم مستغیثان مندرجہ بالا دعوے میں جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مستغیثان آپ مذکور تاریخ ۱۲ اکتوبر ۴۷ء کو بمقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی بیکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج تاریخ ۱۵ اگست ۴۷ء کو میرے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط (جنتیشن) مہر عدالت

کہ ہندوستان یونین کیا چاہتی ہے۔ اور کیا نہیں چاہتی۔ اگر برطانوی گورنمنٹ کی آئندہ یہی پالیسی ہوگی۔ تو اسے اس کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ آخر ایک ایسا فیصلہ جو تین طاقتوں نے مل کر کیا تھا۔ اسے ایک طاقت کے کہنے سے کس طرح توڑا جا سکتا ہے۔ اور انصاف کا کونسا قانون ایسا کرنے کی تائید کرتا ہے۔ ہم ان مسلمان اخبارات سے بھی پوچھتے ہیں۔ جو سپریم کمانڈ کے توڑنے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہمیں بتائیں کہ پاکستان کا اتنا سامان جو ابھی ہندوستان یونین کے پاس ہے۔ سپریم کمانڈ کے ٹوٹنے کے بعد اس کے لانے کی کیا ترکیب ہوگی۔ کیا ان کے نزدیک فیلڈ مارشل آخلیک جو سامان نہیں بھجوا سکا۔ سردار بلدیو سنگھ اس کو بھجوا سکیں گے۔ اگر ان کے نزدیک سردار بلدیو سنگھ پر زیادہ اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ تو ہمارے نزدیک پاکستان کے قیام کی غرض ہی کوئی نہ تھی۔ اور اگر سردار بلدیو سنگھ صاحب کے ہاتھوں سے اس سامان کا پاکستان کی طرف آنا زیادہ مشکل ہو جائیگا۔ تو سپریم کمانڈ کے توڑنے پر خوشی کے اظہار کے معنے کیا ہیں۔ کیا ہم صرف اس لئے کہ انگریز نے ہمارے ساتھ غداری کی ہے اپنا نقصان کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اگر تو سوال یہ ہو کہ معاملہ انگریز کے ہاتھ میں رہے۔ یا مسلمان کے ہاتھ میں تو ہم سمجھتے ہیں کہ سارے مسلمان اس بات پر اتفاق کریں گے۔ کہ مسلمان کے ہاتھ میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔ لیکن اگر سوال یہ نہ ہو۔ بلکہ یہ ہو کہ ہندوستان یونین سے پاکستان کا مال بھجوانے کا اختیار فیلڈ مارشل آخلیک کے ہاتھ میں ہو یا سردار بلدیو سنگھ کے ہاتھ میں تو جواب بالکل ظاہر ہے۔ جس طرح پہلے سوال کے جواب میں مسلمانوں کے اندر اختلاف رائے کم ہی ہوگا۔ اسی طرح ہمارے نزدیک اس سوال کے جواب میں بھی کوئی مسلمان اختلاف نہیں کر سکتا۔ قریباً سب مسلمانوں کا جواب یہی ہوگا۔ کہ اگر سردار بلدیو سنگھ اور فیلڈ مارشل آخلیک کا سوال ہے۔ تو ہم فیلڈ مارشل آخلیک پر زیادہ اعتبار کر سکتے ہیں۔ بہ نسبت سردار بلدیو سنگھ صاحب کے۔ پاکستان ابھی کمزور ہے۔ اور وہ اپنا حق اس دلیری سے نہیں لے سکتا۔ جیسا کہ دیر سے قائم شدہ حکومتیں لیا کرتی ہیں۔ لیکن یہ بات صاف اور سیدھی ہے۔ کہ اگر فیلڈ مارشل آخلیک ہمارا تیس فی صدی نقصان کریں گے۔ تو سردار بلدیو سنگھ ہمارا ستر فی صدی نقصان کریں گے۔ پس اس صورت حالات کے ہوتے ہوئے پاکستان کے دوستوں میں سے بعض کا یہ کہنا کہ شکر ہے سپریم کمانڈ توڑ دی گئی۔ صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ انہوں نے واقعات کو پورے غور سے نہیں دیکھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان میں جو ہندوستان یونین کا سامان ہے ہم اسے روک سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں ہندوستان یونین کا جو سامان ہے وہ زیادہ تر ڈویژنل وغیرہ کی قسم کا ہے۔ لیکن ہندوستان یونین میں جو پاکستان کا سامان ہے۔ وہ گولہ بارود اور توپوں اور طیاروں اور بحری جہازوں کی قسم کا ہے۔ دونوں کی قیمت کا کوئی موازنہ ہی نہیں۔ جو چیزیں ہمارے پاس ہیں۔ ان کے بغیر ہندوستان یونین ایک حد تک گزارہ کر سکتی ہے۔ لیکن جو چیزیں ان کے پاس ہیں۔ ان کے بغیر پاکستان گزارہ نہیں کر سکتا۔ ہم اگر حقیقت حال پر پوری روشنی ڈالیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ہم ایک ایسی چیز کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جو حکومت کا راز ہے۔ ہم نے بعض ذرائع سے پاکستان کی طاقت جو سامان کے لحاظ سے ہے۔ وہ معلوم کر لی ہے۔ لیکن ہم اس کا ظاہر کرنا نہ دشمن کے نقطۂ نگاہ سے درست سمجھتے ہیں۔ نہ دوست کے نقطۂ نگاہ سے۔ اس لئے ہم اسکو ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر ہم یہ ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کو ان سامانوں کی اشد ضرورت ہے۔ جو اس کے حصہ میں آ تو گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان یونین میں پڑے ہیں۔ پاکستان کے توپ خانہ والا حصہ بہت ہی کمزور ہے۔ نہ اس کے پاس پورا سامان ہے۔ نہ پورا گولہ بارود ہے۔ نہ مسلمان ٹرینڈ افسر ہیں۔ کسی صورت میں بھی توپ خانہ کے حصہ کو مسلمان افسر سنبھال نہیں سکتا۔ توپ خانہ کا بڑے سے بڑا مسلمان افسر میجر کی حیثیت رکھتا ہے۔ حالانکہ تجربہ کار کمانڈ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایک میجر جنرل کے ماتحت ہو۔ پیادہ فوج میں ایسے مسلمان افسر موجود ہیں۔ جو یا تو میجر جنرل ہیں یا میجر جنرل بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن توپخانہ میں نہ تو بڑے درجہ کے مسلمان افسر موجود ہیں نہ اتنے افسر موجود ہیں جو سارے توپ خانہ کے کام کو چلا سکیں اور نہ اتنا سامان موجود ہے۔ جس سے توپ خانہ کے حصہ کو محفوظ سمجھا جا سکے۔ افسر تو ہندوستان یونین ہمیں دے نہیں سکتی نہ ہم اس سے لے سکتے ہیں۔ مگر اتنی کمزوری کے باوجود اگر سامان کی بھی کمزوری پیدا ہوگی۔ تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ پس ہمارے نزدیک مسلمان پبلک کو ایک آواز کے ساتھ پاکستان گورنمنٹ پر زور دینا چاہیئے کہ وہ برطانوی گورنمنٹ پر زور دے۔ کہ ہندوستان یونین کے معاہدہ کے توڑنے کی بناء پر وہ سپریم کمانڈ کو توڑنے کا کوئی حق نہیں رکھتی۔ اسے یا تو ہندوستان یونین سے ہمارا سامان تیس نومبر سے پہلے دلوانا چاہیئے یا اپنے پاس سے وہ سامان ہم کو دینا چاہیئے نہیں تو اگر اس کے اندر کوئی شرافت باقی ہے۔ تو اسے صاف کہہ دینا چاہیئے کہ سپریم کمانڈ کو نہیں توڑا جائے گا۔ جب تک پاکستان کا کل سامان ہندوستان یونین اس کو ادا نہیں کر دیتی

جوناگڑھ۔ انڈین یونین اور گاندھی جی

گاندھی جی نے ۱۱ نومبر کی شام کو پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ "کل کے اخبارات میں مندرجہ بیانات کے مدنظر جوناگڑھ کے وزیر اعظم اور نائب وزیر کا ہندوستانی حکومت کو ریاست جوناگڑھ کے اختیارات سونپ دینا میرے نزدیک ہرگز بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آزاد ہند میں تمام علاقے عوام کی ملکیت ہیں۔ اور کوئی شہزادہ یا فرد واحد اس ملکیت کی اجارہ داری کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ اور نواب جوناگڑھ مہاراجہ کشمیر اور نواب حیدرآباد تینوں میں سے کسی کو حق نہیں کہ وہ اپنے عوام کی مرضی کے خلاف کسی یونین سے الحاق کا فیصلہ کریں۔"

ہم حیران ہیں کہ گاندھی جی نے یہ دو متضاد باتیں ایک ہی وقت میں کس طرح فرما دیں۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ آزاد ہند میں تمام علاقے عوام کی ملکیت ہیں۔ اور کوئی شہزادہ یا فرد واحد اس ملکیت کی اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ عوام کی مرضی کے خلاف کسی یونین میں شامل ہو سکتا ہے۔ تو پھر بلا منطقی تخالف کے یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ جوناگڑھ کے وزیر اعظم اور نائب وزیر کا ہندوستانی حکومت کو ریاست کے اختیارات سونپ دینا درست ہے۔ کیا جوناگڑھ کا وزیر اعظم یا نائب وزیر جوناگڑھ کے عوام کے نمائندہ ہیں۔ یا کیا وہ نواب صاحب جوناگڑھ کے نمائندہ ہیں؟ اگر یہ درست ہے کہ وہ عوام کے نمائندہ نہیں اور نواب صاحب ہی کے نمائندہ ہیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے پہلے اصول کے مطابق کہ آزاد ہند کے علاقے عوام کی ملکیت ہیں۔ اور کوئی شہزادہ یا فرد واحد اس ملکیت کی اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی ڈومینین سے اپنے عوام کی مرضی کے بغیر الحاق کر سکتا ہے تو ایک فرد واحد یا دو افراد جو عوام کے نمائندے نہیں۔ کس طرح ریاست کی ریاست کسی یونین کے حوالے کر سکتے ہیں۔ کیا یہ جو بین الاقوامی اصول خود گاندھی جی نے پیش کیا ہے۔ اسی کے رو سے وزرائے جوناگڑھ کا یہ فعل اس قانون کی صریح خلاف ورزی نہیں ہے۔ خاصکر جبکہ جوناگڑھ کے معاملہ میں ریاست کا حکمران پاکستان سے الحاق کر چکا ہو۔ اگر حکمران کا الحاق درست نہیں۔ تو حکومت ہند کا خاصکر ایسی صورت میں اختیارات ارباب ریاست نواب جوناگڑھ کے مقرر کردہ وزراء کے توسط سے قبضہ کر لینا کسی طرح جائز ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی وزیر وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں تو گاندھی جی کی اس منطق کی سمجھ نہیں آئی۔ کیا گاندھی جی ان دونوں متضاد باتوں میں تطبیق دے سکتے ہیں۔

اس سیدھے اصولی اور متضاد بیانی کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ہندوستانی حکومت طاقت کے دکھاوے اور غلط منطق کے بل پر نہ صرف جوناگڑھ اور حیدرآباد کے جہاں مسلم حکمران ہیں۔ اور ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ بلکہ مسلمان اکثریت والی ریاست کشمیر کو بھی جس کا حکمران ہندو ہے۔ بیک وقت ہڑپ کر جانا چاہتی ہے۔ اور اس سیاسی قمار بازی میں جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے۔ فریب کا پانسہ پھینکتی چلی جاتی ہے۔ اور آخر کار پاکستان کو کمزور کر کے مسلمانوں سے وہ باقی صوبے بھی ہتھیا لینا چاہتی ہے۔ جو لنڈوورے کر کے ان کو ملے ہیں۔

اسی بیان میں گاندھی جی نے جوناگڑھ کے اختیارات پر غاصبانہ قبضہ جانے پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ کا یہ پہلو نہایت خوشکن ہے۔ کہ انجام اس طرح ہوا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ہم آپ کی اس خوشی میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر گاندھی جی ہندوستانی حکومت کو دوستی وار کرنے سے روک سکتے تو ہم اس کے باعث صد مسرت ہوتا۔ کیونکہ ہندوستان کی موجودہ مضار حکومت ہندو قوم پر کی متواتر ٹیڑھی رفتار کا براہ راست نتیجہ ہیں۔

پاکستانی ریڈیو

آپ مغرب یا عشا کی نماز پڑھنے کے لئے کسی قریب کی مسجد کی طرف بازار سے گزر کر جا رہے ہوں۔ تو آپ کے کانوں میں کسی ہوٹل یا پان فروش کی دکان سے پاکستان ریڈیو سے نکلتی ہوئی سریلی سریں دامن تھامنے کے لئے دوڑتی ہیں۔ کہ نماز کی خشکی کو دم بھر کے لئے اپنے دل و دماغ سے جدا کر کے ذرا ٹھیر کر تر و تازہ تو فرما لیجئے۔ پھر آپ زبردستی دامن چھڑا کر مسجد میں پہنچ بھی جائیں تو مسجد کے سامنے کی بیٹھک سے وہی سریلی سریں آپ کا خیر مقدم کرنے کے لئے دل آویز ترنم کے پھول بکھیر رہی ہوتی ہیں۔

آپ کا دل و دماغ اگر بالکل ہی زہد خشک کے بہد کا پروردہ یافتہ ہوگا۔ تو آپ سوچنے لگیں گے کہ یا خدا کیا یہ خالص مسلمانوں کی بستی ہے۔ جہاں کے ذرہ ذرہ سے آوازی و گلشیلوں کی تجارت کرنے والیوں کی پکار ہر لحظہ اٹھتی رہتی ہے۔ اور کبھی بند نہیں ہوتی۔ آخر یہ کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حتی الامکان ہم صبر سے کام لے رہے ہیں تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ جنگ کے ذمہ کون تلا ہوا ہے

(خان عبدالقیوم خان)

غلط افواہ کا خطرناک نتیجہ

مسلمان پناہ گزینوں کیساتھ ترکی کی ہمدردی

فلسطین سے برطانوی اقتدار کے خاتمے کی تاریخ مقرر ہو گئی

لندن ۱۳ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ برطانیہ نے فلسطین سے اپنی فوجیں ہٹانے کے سلسلے میں ایک معین تاریخ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن یہ تاریخ اس وقت مشتہر کی جائے گی۔ جب مجلس اقوام متحدہ فلسطین کے بارے میں اپنے فیصلے کا اعلان کر دے گی۔ پچھلے چند روز سے برطانوی حکومت فلسطین سے برطانوی اقتدار کے خاتمے اور برطانوی افواج کے نکالنے کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہی تھی۔ فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ لیکن فی الحال اسے راز میں رکھا جائے گا۔

مسلمان پناہ گزینوں کیلئے ترکی کی امداد

انگورہ ۱۳ر نومبر۔ پاکستان حکومت کی درخواست پر ترکی کی مشہور انجمن ہلال احمر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب کے مسلمان پناہ گزینوں کے واسطے گرم کپڑے وغیرہ بھیجے۔ چنانچہ انجمن ہلال احمر کے صدر نے حکومت پاکستان کے وزیر صحت زاہد غضنفر علی خان کو لکھا ہے کہ کپڑے وغیرہ کو پاکستان تک پہنچانے کے لئے کیا انتظام کیا جائے۔

تقسیم فلسطین کا مرطابق جنگ ہے

امین الحسینی مفتی فلسطین کا بیان

قاہرہ ۱۳ر نومبر۔ ایک پریس ملاقات کے دوران میں مفتی فلسطین الحاج امین الحسینی نے ایک مصری اخبار کے نمائندے مقیم بیروت سے کہا کہ فلسطین کے بارے میں امریکہ اور روس کے رویہ کی کسی طرح بھی کوئی اخلاقی توجیہہ نہیں کی جا سکتی اگر فلسطین تقسیم کر دیا گیا۔ تو اس کا نتیجہ سوائے جنگ کے اور کچھ نہ نکلے گا اور فلسطین کے تقسیم ہونے کی صورت میں تمام عرب حکومتیں اقوام متحدہ سے الگ ہو جائیں گی۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

حکومت پاکستان کا ہنگامی امور پر غور و خوض

لاہور ۱۳ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعرات کے روز حکومت پاکستان کی کیبنٹ کی ہنگامی کمیٹی کا دو مرتبہ اجلاس ہوا۔ اگرچہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کون سے ہنگامی امور تھے جو ان اجلاسات کا باعث ہوئے۔ بہرحال اندازہ یہی ہے۔ کہ جوناگڑھ اور کشمیر کی صورت حالات اور حیدرآباد میں حالات بگڑنے کے امکانات ہی وہ مسائل ہیں۔ جو آج کل پاکستان کی حکومت کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ اور ان اجلاسوں میں انہی امور پر غور و خوض ہوا ہوگا۔ اس کے علاوہ سپریم کمانڈ کے قیام از وقت بند ہونے کا معاملہ بھی کئی رنگ میں پاکستان کے دفاع پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اور حکومت کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔

سومناتھ کا مندر از سر نو تعمیر کیا جائے گا

جوناگڑھ ۱۳ر نومبر۔ انڈین یونین کے وزیر تعمیرات مسٹر این۔ وی۔ گاڈگل نے اعلان کیا ہے۔ کہ سومناتھ کے تاریخی مندر کی از سر نو تعمیر کی جائے گی۔ اور اس کو اصل حالت پر دوبارہ لایا جائیگا۔

جام صاحب آف ناوانگر نے اس کی تعمیر میں شرکت کے لئے ایک لاکھ روپے کا عطیہ پیش کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ اصل عطیہ کی یہ پہلی قسط ہے۔ جوناگڑھ کی عارضی حکومت کی طرف سے مسٹر سانول داس گاندھی نے اکیاون ہزار روپیہ کی رقم پیش کی ہے۔

کسی فرقہ وارانہ جماعت کو پھلنے پھولنے نہ دیا جائے

(ابوالکلام آزاد)

نئی دہلی ۱۳ر نومبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم نے ہندوستانی مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اب فرقہ وارانہ خیالات کو ترک کر کے کانگرس میں شامل ہو جائیں۔ اس وقت ہندوستان کئی قسم کی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا حل ہم نے باہمی صلاح و مشورہ سے کرنا ہے۔ مولانا نے کہا۔ کہ ملک تقسیم ہو چکا۔ میں اب اس کی اچھائیوں یا برائیوں پر کوئی نقطہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس کے نتائج کا لوگوں کو علم ہے۔ اس تبدیل شدہ ملک کے مسلمانوں کو اپنی آئندہ پالیسی کا خود فیصلہ کرنا ہوگا۔ اگرچہ کئی مسلم لیڈروں نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی سرداری سنبھالوں۔ مگر میں نے انکار کر دیا ہے۔ مسلم لیگ کو اب ختم کر دینا چاہیئے۔ اور کسی فرقہ وارانہ جماعت کو پھلنے پھولنے نہ دیا جائے۔ آپ نے جمعیت العلماء کی سرگرمیوں کی تعریف کی اور کہا۔ کہ اس جماعت کے پھلنے پھولنے کی امید ہے

انتظامی امور کے متعلق منیجر کو مخاطب کریں۔

حملہ آور کشمیر میں روسی اسلحہ استعمال کر رہے ہیں؟

لندن ۱۳ر نومبر۔ اخبار ڈیلی میل نے سرینگر سے آمدہ اطلاعات کی بنا پر اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ایک غلط افواہ کے پھیل جانے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ آزاد فوجیں سرینگر پر قبضہ کرنے سے محروم رہ گئیں۔ بلکہ کشمیر کی تمام لڑائی کا رخ پلٹ گیا۔

پچھلے ہفتے سرینگر سے دس میل دور سے ہندوستانی فوجوں کو بڈگام کے مقام پر حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے کچھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس عارضی اور معمولی سی فتح کی خبر یار مولانک پہنچتے پہنچتے جو آزاد فوجوں کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ دشمن کی کامیاب فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ اور یہ عام افواہ پھیل گئی۔ کہ دشمن اس بری طرح پسپا ہوا ہے۔ کہ بارہ مولا سے سرینگر تک تمام سڑک صاف پڑی ہے۔ بعد ازاں فوج کے کمانڈر انچیف جب یہ خبر سنی۔ مال غنیمت کی خوشی میں سری نگر کی طرف بھاگ گئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس قدر آگے نکل گئے۔ کہ سرینگر صرف چار میل رہ گیا۔ جو حالت دیکھکر بھاگتی ہندوستانی فوج نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے اکثر کو حد سے زیادہ حالات جنگ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر ڈالا۔

افغانستان کے رویہ میں خوشکن تبدیلی

دونوں ہمسایہ ملکوں میں دوستانہ تعلقات ضروری ہیں

پشاور ۱۳ر نومبر۔ آج اپنی ہفتہ وار نیوز کانفرنس میں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے اس بات پر زور دیا۔ کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہونے ضروری ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ مجھ تک اطلاعات پہنچی ہیں۔ کہ افغانستان کے باشندے ہماری مشکلات کے پیش نظر ہمارے لئے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ اور حکومت افغانستان کے رویہ میں پاکستان کے نقطہ نظر سے خوش کن تبدیلی کے آثار نمایاں ہیں۔

آپ نے کہا۔ کہ اب تک دونوں ملکوں کے تجارت اور دفاع کے مسائل کا تعلق ہے۔ دونوں میں گہری مناسبت اور اشتراک پایا جاتا ہے۔ اور اس لئے دونوں ملکوں کیلئے ہم ایک دوسرے کے معاملات میں دلچسپی لینا اور ایک دوسرے کا ہمدرد ہونا نہایت ضروری ہے۔ انڈین یونین کے ارادے ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ ایشیا کی سب سے بڑی طاقت بننا چاہتی ہے۔ اس لئے مغربی پاکستان کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ تو اس خطرے سے افغانستان محفوظ قرار نہیں دیا جا سکتا

خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ انڈین یونین عملاً ہم کو جنگ کے لئے اکسانا چاہتی ہے لیکن ہم جہاں تک اپنے امکان میں ہے صبر سے کام لے رہے ہیں۔ اور دنیا دیکھ سکتی ہے۔ کہ جنگ کا ذمہ کون تلا ہوا ہے

فتح شکست میں بدل گئی!

ایک غلط افواہ کا انتہائی خطرناک نتیجہ

لندن ۱۳ر نومبر۔ اخبار ڈیلی میل نے سرینگر سے آمدہ اطلاعات کی بنا پر اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ایک غلط افواہ کے پھیل جانے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ آزاد فوجیں سرینگر پر قبضہ کرنے سے محروم رہ گئیں۔ بلکہ کشمیر کی تمام لڑائی کا رخ پلٹ گیا۔

پچھلے ہفتے سرینگر سے دس میل دور سے ہندوستانی فوجوں کو بڈگام کے مقام پر حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے کچھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس عارضی اور معمولی سی فتح کی خبر یار مولانک پہنچتے پہنچتے جو آزاد فوجوں کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ دشمن کی کامیاب فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ اور یہ عام افواہ پھیل گئی۔ کہ دشمن اس بری طرح پسپا ہوا ہے۔ کہ بارہ مولا سے سرینگر تک تمام سڑک صاف پڑی ہے۔ بعد ازاں فوج کے کمانڈر انچیف جب یہ خبر سنی۔ مال غنیمت کی خوشی میں سری نگر کی طرف بھاگ گئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس قدر آگے نکل گئے۔ کہ سرینگر صرف چار میل رہ گیا۔ جو حالت دیکھکر بھاگتی ہندوستانی فوج نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے اکثر کو حد سے زیادہ حالات جنگ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر ڈالا۔

پناہ گزینوں کی تعداد

لاہور ۱۳ نومبر۔ جمعرات تک والٹن کیمپ میں پناہ گزینوں کی کل تعداد ۱۵۰۱۲۸ تھی۔ ان میں سے ۱۱۶۴ آگے بھیج دیئے گئے۔ ۷۹ اموات ہوئیں ان میں سے ۶ ہیضہ کے کیس ہوئے۔

باد لی کیمپ میں بھوک، پیاس، تکان کی وجہ سے ۱۶ موتیں ہوئیں۔ انبالہ سے آنے والے پناہ گزینوں میں ۳۲ چیچک کے کیس ہوئے۔ جن کو شفاخانہ امراض متعدی میں منتقل کر دیا گیا۔

میاں افتخار الدین اپنے استعفیٰ پر مصر ہیں

حکومت پاکستان کی پناہ گزینوں کو بسانے کی پالیسی کے تعلق میں مغربی پنجاب کی وزارت میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے جلد حل ہو جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ سردار شوکت حیات خاں اور میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے اپنے استعفے واپس لے لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مگر میاں افتخار الدین وزیر پناہ گزینان اپنے استعفیٰ پر مصر ہیں۔ کل وہ اپنے مستعفی ہو جانے کی وجوہات کا اعلان کر دیں گے۔

ریل گاڑی میں انسانی ہڈیوں کے بورے

جے پور ۱۲ نومبر۔ کراچی دہلی ٹرین میں سے پھلیرہ جنکشن پر گیارہ بورے ۹ تاریخ کے خیال ہے۔ کہ یہ بورے انسانی ہڈیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ان بوروں کی شکایت پر افسروں نے ان بوروں کی جانچ

بارہ مولا اور پونچھ کے محاذ پر شدید جنگ جاری ہے

پونچھ میں مسجدوں اور سکولوں پر ہندوستانی ہوائی جہازوں کی بمباری

پرار کھل ۱۳ نومبر۔ آزاد گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر کی اطلاع منظر ہے۔ کہ بارہ مولا اور پونچھ کے محاذ پر شدید جنگ ہو رہی ہے۔ پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی ہوائی جہازوں نے سخت بمباری کی جس سے اگرچہ فوجوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ مگر مسجدیں اور سکولوں کو بہت نقصان پہنچا۔ کئی شہری ہلاک ہوئے۔

ہندوستانی فوجوں خاصکر سکھوں نے لوٹ مار کا طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان کے گھروں کو لوٹا اور جلایا جا رہا ہے۔ ان کی عورتوں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ باوجود اس کے لوگ پامردی سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک نئی بٹالین تیار کی جا رہی ہے۔ لوگوں نے دشمن پر فتح حاصل کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ ہندوستان کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ اگرچہ ان کی فوجیں ہوہ تک بڑھ گئی ہیں۔ مگر ہوہ دو میل سڑک پر چار پلوں کو توڑ دینے کی وجہ سے ان کی فوج کے قدم سست پڑ گئے ہیں۔ کشمیر کے جنوب میں آزاد فوجوں نے بعض چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہندوستان اور پاکستان میں حقیقی خوشی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ہندو مسلمان اور سکھوں کو واپس ان کے گھروں میں نہ لیجائیں

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کا دن ایک بڑا دن ہے۔ جمعرات ۱۳ نومبر سے وکرمی سمت کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے دیوالی کا دن اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ رام نے راون پر فتح حاصل کر کے رام راجیہ قائم کیا تھا۔

مگر آج ہندوستان میں کوئی رام راجیہ نہیں۔ اس لئے دیوالی کیوں منائی جا رہی ہے۔ جبکہ ہزاروں لوگ مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ وہ ہندو مسلم سکھ کو اپنے بھائی بہنوں کی طرح سمجھتا ہے؟ ملک میں امن اور سکھ قائم کرنے کے لئے چاہیئے۔ کہ لوگ ایک دوسرے کے خلاف نفرت و حقارت شک و شبہ کے خیالات اپنے دلوں سے نکال دیں۔ دیوالی حقیقی کہیں بھی کامیابی کے ساتھ منائی نہیں جائیگی۔ جب تک کہ تمام ان مسلمانوں کو جو ہندوستان سے چلے گئے ہیں۔ واپس نہ لایا جائیگا۔ نہ ہی پاکستان رہ سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ بھی ہندوؤں اور سکھوں کو واپس نہ لیجائیں۔

کرشن نگر میں مجالس عزائے حسینؑ

لاہور۔ ۱۴ نومبر۔ سید محمد نقوی صاحب صدر آل انڈیا شیعہ ایسوسی ایشن نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ عشرہ مجالس ماہ محرم الحرام سے کرشن نگر پانڈو اسٹریٹ مکان ۱۸۰ میں منعقد ہوا کریں گی۔ مجلس کا وقت ساڑھے سات بجے شب بتایا گیا ہے۔

لارڈ مونٹ بیٹن اپریل سے پہلے فارغ ہو جائینگے

لنڈن ۱۳ نومبر۔ "ویسٹرن میل" کے نامہ نگار مقیم لنڈن نے اطلاع دی ہے۔ کہ کیبنٹ لارڈ مونٹ بیٹن کے لنڈن میں قیام سے پورا فائدہ اٹھائے گی۔ لارڈ موصوف وہ سب کچھ بیان کریں گے۔ جو کچھ پاکستان اور ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں حکومتیں باہمی کشمکش کو جاری رکھنا نہیں چاہتیں مگر کشمیر اور جونا گڑھ سے آمدہ رپورٹیں اس بات کو جھٹلا رہی ہیں نامہ نگار نے بیان کیا ہے کہ پاکستان خائف ہے۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن پر بھی نکتہ چینی کی جائے۔ کہ انہوں نے ریاست کشمیر کا انڈین یونین کے ساتھ الحاق کیوں منظور کیا۔ برطانوی گورنمنٹ لیسٹو بنی کرتی اس کو ہندوستان اب جبکہ آزادی حاصل کر لی ہے۔ تو اپنے مقدمے آپ فیصل کرے۔

نامہ نگار نے کہا ہے کہ لارڈ موصوف اپریل سے پہلے اپنے عہدہ سے فارغ ہو جائیں گے۔

اگر مسلمان وفادار شہری بن کر نہ رہے تو انکے ساتھ غیر ملکیوں کا سا سلوک کیا جائے گا

(سردار پٹیل)

راجکوٹ ۱۳ نومبر۔ ایک پبلک جلسہ میں سردار پٹیل نے نواب جونا گڑھ کے ریاست سے چپ چاپ نکل جانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نواب پر تمام مصائب آنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس نے ان لوگوں سے صلاح و مشورہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ جو شرارت کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور پاکستان کی حکومت قائم کرنے کا منصوبہ تیار رہے تھے۔ سردار پٹیل نے کہا۔ کہ جونا گڑھ کے معاملات میں دخل دینے کا پاکستان کو کوئی حق نہیں تھا۔ جب ہم نے تقسیم منظور کی تھی۔ تو اس امید پر آئے تھے۔ کہ معمولی جھگڑے برادرانہ طور پر خود فیصل کر لیا کریں گے مگر تقسیم کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ پنجاب کے حالات نے ہمیں پریشان کر دیا۔ ہم نے پاکستان اور دیگر ریاستوں کے تعلقات میں کسی قسم کی دخل اندازی سے احتراز کیا۔ ہم نے کسی ریاست کو اپنے ساتھ ملانے کی ترغیب نہیں دی۔ مگر پاکستان نے ہمارے لئے اس قسم کی روکیں پیدا کرنے کا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ پاکستان نے رام پور کے معاملات میں دخل دیا۔ ہم نے اس کا مقابلہ کیا۔ جب اس نے جونا گڑھ میں قدم جمانے کی کوشش کی ہم نے ان کو متنبہ کیا۔ وہ نہ مانے۔ دلیلیں دیں۔ مگر اس کی سند کو توڑ نہ سکے۔ ہم اس کے نتائج سے غافل نہ تھے۔ ہم نے الحاق ہونے والی ریاستوں کا امن قائم رکھنے کے لئے اپنی فوجیں بھیجیں۔ تاہم جونا گڑھ کی حدود میں داخل ہونے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مگر عارضی حکومت والوں نے گاؤں کے بعد گاؤں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ اب نواب صاحب کے مشیروں کو احساس ہوا۔ اور معاملات انڈین یونین کے حوالہ کرنا چاہے۔ سردار پٹیل نے پاکستان کی اس دلیل کو ٹھکرا دیا کہ ریاست کے الحاق کا کوئی اختیار تھا۔ حالانکہ اس کو نواب اور رعایا کی پوری تائید حاصل تھی۔ ہم کئی بار کہہ چکے ہیں۔ کہ آخری فیصلہ عوام کی مرضی پر ہوگا۔

ریاست کشمیر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان نے نہایت برے طریق پر کشمیر میں دخل اندازی شروع کر دی ہے۔ مگر کشمیر کا مستقبل بھی حیدرآباد کی طرح لوگوں کی رضا سے طے ہوگا۔ کاٹھیاواڑ کے مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر یہ کسی غیر ملکی طاقت کی طرف دیکھیں گے۔ تو کاٹھیاواڑ میں ان کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی۔ وہ اگر یہ ہندوستان کے ساتھ رہے۔ تو انہیں شہری بن کر رہنا پڑے گا۔ ورنہ ان کے ساتھ غیر ملکیوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ ہر قسم کی مراعات سے محروم رکھے جائیں گے۔ یہ خیال نہ کیا جائے۔ کہ ہم مصائب میں گرفتار ہیں ہمارے پاس ہر مخالف کا مقابلہ کرنے کے لئے ذرائع موجود ہیں۔

سردار پٹیل نے آخر میں کہا۔ کہ ہم پاکستان سے لڑائی مول لینا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔ ہم دونوں حکومتوں کو خوشحال دیکھنے کے متمنی ہیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

لاہور کا سیشن جج:۔ میاں ناصر احمد صاحب سابق چیف آفیسر مشرقی پنجاب کو سیشن جج لاہور مقرر کیا گیا ہے۔